



۹۱

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

چھن چھنگلو اور جادو گر دیو

منظہر کلیم ایم اے



یوسف برادرز
پاک گیٹ
مقامی

چمن چنگو اور پنگو بند ڈم ڈم جاوگر اور اس کی بیٹی زینما کے ہمراہ کامان دیو کو شکست دے کر پرستان سے باہر آتے تو وہ بے حد خوش تھے کہ انہوں نے پرستان کے سب سے خوفناک اور خطرناک دیو کو شکست دیکر ایک مظلوم آدم زاد لڑکی کو بچایا ہے۔ ڈم ڈم جاوگر تو چمن چنگو کے آگے بچھا جا رہا تھا اور بار بار چمن چنگو کا فکریہ ادا کرتا۔ زینما بھی بے حد خوش تھی۔ اور وہ بھی چمن چنگو کا بل بار شکر یہ ادا کرتی۔ وہ اسی طرح باتیں کرتے سنتے کھیتے پرستان سے باہر ایک پہاڑی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک فضا میں ایک سرخ رنگ کا بادل سا پھیلا چلا گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پوری فضا میں وہ

لکھنؤ کے لئے آتے ہیں۔ اس بادل چمن چنگو پرستان میں بیٹھے

ت ————— ۳ روپے
 نایم ایس پرنٹرز لاہور
 محمد یونس
 یوسف قریشی
 اشرف قریشی



ہے۔ بچے نے معصوم سی آواز میں کہا۔

جادوستان! یہ کونسی جگہ ہے؟ میں تو یہ نام پہلی بار سن رہا ہوں۔ چمن چنگو نے حیرت بھرے لہجے میں بچے سے پوچھا۔

چمن چنگو! جادوستان پرستان کا ایک حصہ ہے مگر وہ ہمیشہ نظروں سے اوجھل رہتا ہے اس حصے میں رہنے والے تمام دیو اور پریاں جادوگر ہیں اور جادوستان کا بادشاہ سامری جادوگر کا خاص شاگرد چومک جادوگر ہے۔ چومک جادوگر انسان سے اور سامری جادوگر کے حکم پر اُسے جادوستان کا بادشاہ بنایا گیا ہے۔ سامری جادوگر نے بادشاہ چومک جادوگر کو کامان دیو سے تمباکے مقابلے کے متعلق بتایا تھا۔ چنانچہ چومک جادوگر نے جادو کے ذریعے یہ مقابلہ دیکھا تھا اور اُسے تمہاری عقلمندی، پھرتی اور پراسرار صلاحیتیں بے حد پسند آئی ہیں۔ اس لئے اُس نے مجھے یہاں بھیجا ہے تاکہ تم جادوستان آؤ اور چومک جادوگر کے مہمان بنو۔ بچے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

مگر ہم جادوستان جائیں گے کیسے؟ تم خود تو کہہ رہے ہو کہ وہ ہمیشہ نظروں سے اوجھل رہتا

سرخ رنگ کا بادل چھاگا۔ وہ سب حیرت سے اس سرخ رنگ کے بادل کو دیکھنے لگے۔

یہ کیا چیز ہے چمن چنگو؟ ڈم ڈم جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

تم اپنے آپ کو جادوگر کہتے ہو تو تم خود بتاؤ کیا چیز ہے؟ چمن چنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 تو اب تم بھی میرا مذاق اڑانے لگے۔ میں تو اپنی بیٹی زینبا کو چھڑانے کے لئے مصنوعی جادوگر بن گیا تھا ورنہ میں کہاں اور جادو کہاں۔ ڈم ڈم جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ چمن چنگو کوئی جواب دیتا سرخ بادل میں سے بجلی سی گونڈی اور پھر ایک سنبھرے رنگ کا چھٹا سا بچہ اس بادل میں سے نکل کر چمن چنگو کی طرف اڑتا ہوا آیا۔

یہ ایک انتہائی خوبصورت اور معصوم سا بچہ تھا چمن چنگو اُسے بڑی دیکھی اور حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ بچہ چمن چنگو کے سامنے آکر زمین پر اترا اور پھر اس کی معصوم سی آواز سنائی دی۔

چمن چنگو! جادوستان کا بادشاہ آپ سے ملنا چاہتا

تو ٹھیک ہے پھر تم لوگ جادوستان چنے کو تیار ہو؟ بچے نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
ہاں ہم تیار ہیں۔ چمن چنگو نے جواب دیا۔ اور بچے نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے اور دوسرے لمحے ان سب کے گرد سرخ رنگ کا دھواں سا چھا گیا۔ یہ دھواں اتنا گہرا تھا کہ انہیں دھڑکیں کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد جب دھواں چھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اب وہ پرستان کی بجائے ایک اور عظیم الشان شہر کے دروازے پر کھڑے تھے اور دروازے کے باہر بیٹھا دیو اور پریاں صف بستہ کھڑی تھیں۔ اور ان کے سامنے ایک سفید داری والا باوقار سا شخص کھڑا تھا جس نے شاہی لباس پہن رکھا تھا۔ یہ بادشاہ چوک جادوگر تھا۔
خوش آمدید چمن چنگو میرے عظیم مہمان۔ بادشاہ نے آگے بڑھ کر چمن چنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔
آپ کی مہربانی بادشاہ سلامت! آپ نے مجھے یہ عزت دی ہے ورنہ میں اس قابل کہاں! چمن چنگو

ہے۔ چمن چنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
اس بات کی فکر مت کرو۔ تم ایک بار وہاں کر دو پھر تم خود بخود وہاں پہنچ جاؤ گے۔ بچے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ٹھیک ہے! میں جادوستان جانے کو تیار ہوں۔ میں اس نئے ملک کو دیکھنا پسند کروں گا۔ چمن چنگو نے جواب دیا۔

ہم بھی ساتھ جائیں گے۔ چمن چنگو کے خاموش ہوتے ہی ڈم ڈم جادوگر اور زلیخا اکٹھے بول اٹھے۔
ہوسکتا ہے تمہارا وہاں جانا بادشاہ پسند نہ کرے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم واپس اپنے وطن چلے جاؤ۔ میں تمہیں وہاں پہنچا دیتا ہوں۔ چمن چنگو نے کہا۔

نہیں چمن چنگو! بادشاہ سلامت تمہارے دوستوں کو بھی خوش آمدید کہیں گے۔ بچے نے فوراً کہا۔
تو پھر چلے چلو، مجھے کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ تم بھی جادوستان کی سیر کرو۔ آخر تم بھی تو ڈم ڈم جادوگر ہو۔ چمن چنگو نے ہنستے ہوئے کہا اور ڈم ڈم جادوگر جھینپ گیا۔

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
پھر بادشاہ نے چمن چنگو سے مصافحہ کیا اور
اُسے لے کر شہر میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک بہت بڑا
شہر تھا جہاں کے نظارے پرستان سے بھی زیادہ
نولصبوت تھے۔ یہاں کی ہر عمارت سونے کی اینٹوں
سے بنی ہوئی تھی۔

چار گھوڑوں والی ایک نولصبوت بگھی پر بٹھاکر
چمن چنگو اور اس کے ساتھیوں کو شاہی محل کی طرف
لے جایا گیا۔

شاہی محل دیکھ کر چمن چنگو اور اس کے ساتھیوں
کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اتنی نولصبوت اور
عظیم الشان عمارت انہوں نے آج تک نہیں دیکھی تھی
اس نے بادشاہ سلامت سے محل کی بے حد تعریف
کی اور بادشاہ اس کا شکریہ ادا کرنے لگا۔

چمن چنگو نے دیکھا کہ محل کے اندر تمام ملازم
اور کیزیں انسان تھیں وہاں ایک بھی دیو نہ تھا۔
اس پر چمن چنگو سے پوچھا گیا اور اس نے
بادشاہ سے پوچھ ہی لیا۔

اسل بات یہ ہے کہ سامری جادوگر کے حکم پر

مجھے جادوستان کا بادشاہ بنا پڑا ہے مگر میں
چونکہ انسان ہوں اس لئے انسانوں میں رہ کر خوش
رہتا ہوں اور سامری جادوگر سے خصوصی درخواست
کر کے میں نے محل میں آدم زاد ملازم اور کیزیں رکھی
ہیں۔ اب محل کے اندر رہ کر مجھے یہی محسوس ہوتا
ہے جیسے میں آدم زادوں کی دنیا میں ہی رہتا ہوں۔
بادشاہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور چمن چنگو
نے سر ہلا دیا۔

بادشاہ نے دو روز تک چمن چنگو کو اپنا مہمان
رکھا اور پھر تیسرے روز اس نے دربار عام منعقد کیا۔
جس میں جادوستان میں رہنے والے تمام دیوؤں اور
پریوں نے شرکت کی۔ یہاں بادشاہ نے اپنے قریب
ہی چمن چنگو کو بٹھایا۔

دربار میں بادشاہ کی دوسری طرف ایک خوفناک شکل
دلا دیو بھی بیٹھا تھا۔ جس کا تہم جسم نیلے رنگ
کا تھا۔ اس نے کلاہیوں اور بازوؤں میں سونے
کے موٹے موٹے کڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس کی
نہروں میں چمن چنگو کے لئے نفرت کے آئندہ موجود
تھے۔ چمن چنگو نے بھی اس بات کو محسوس کر لیا چنانچہ

اس نے بادشاہ سے دیو کے متعلق پوچھا۔
 یہ ہمارے جادوستان کا سب سے طاقتور دیو
 منگرم دیو ہے۔ میرے بعد سب سے زیادہ جادو
 اسے آتا ہے۔ بادشاہ نے بتایا۔

کیا یہ اس لئے سب سے زیادہ طاقتور ہے
 کہ اسے سب سے زیادہ جادو آتا ہے؟ چمن چھنگلو
 نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

یہ بات نہیں، جادو کے علاوہ بھی یہ بہت
 طاقتور ہے۔ جادوستان میں کوئی دیو اس کا مقابلہ
 نہیں کر سکتا۔ طاقتور ہونے کے ساتھ ساتھ مکار اور
 عیار بھی ہے اس لئے سب اس سے ڈرتے ہیں۔
 بادشاہ نے جواب دیا۔

اس کی آنکھوں میں میرے لئے نفرت کے
 آثار ہیں۔ حالانکہ میں نے اس کا کچھ نہیں بگاڑا۔
 چمن چھنگلو نے کہا۔

یہ اس لئے کہ یہ پرستان کے دیو کامان کا
 گہرا دوست تھا اور چونکہ کامان دیو کو تم نے مار
 ڈالا ہے اس لئے اسے تم سے نفرت محسوس ہو
 رہی ہوگی لیکن ایسا ہونا نہیں چاہیے۔ کیونکہ تم

میرے مہمان ہو اور اُسے یہ جرات نہیں ہوتی
 چاہیے کہ وہ تمہارے لئے نفرت کا اظہار کرے
 بادشاہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ منگرم دیو
 سے مخاطب ہوا۔

منگرم دیو

بادشاہ حضور: منگرم دیو نے چونکہ جواب دیا
 "کیا تم شاہی مہمان سے نفرت کرتے ہو؟" بادشاہ
 نے قدسے سخت لہجے میں کہا۔

"بادشاہ حضور! میں اس لڑکے سے اپنی نفرت
 نہیں چھپا سکتا۔ کاش میں کامان دیو کی جگہ ہوتا
 تو اسے بتا دیتا کہ یہ کس باغ کی مولیٰ ہے۔"
 منگرم دیو نے بگڑے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

منگرم دیو! تم شاہی مہمان کی بے عزتی کر رہے
 ہو۔ تمہیں اس بات کی سزا ملے گی۔ بادشاہ نے
 غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

بادشاہ سلامت! میں جھوٹ نہیں بولتا اس لئے
 میں نے سچ بات کہہ دی ہے۔ اب آپ کی مرضی
 آپ چاہے مجھے سزا دیں یا نہ دیں۔ منگرم دیو نے
 جواب دیا۔

بادشاہ سلامت! یہ مغرور ہے اور غرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا غرور توڑ دوں۔ اپناک چمن چھنگو بول پڑا۔
کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں۔ بادشاہ نے حیرت جیسے لہجے میں پوچھا۔

مطلب یہ کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے کامان دیو کے پاس بھیج دوں۔ چمن چھنگو نے مکراتے ہوئے کہا۔

نہیں نہیں، تم شاہی مہمان ہو۔ ہم تمہیں اس مکار اور عیاد دیو سے مقابلے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ یہ کامان دیو سے کہیں زیادہ بڑا جادوگر اور عیاد دیو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے! بادشاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ طاقتیں اس لئے عنایت کی ہیں کہ میں ان مغرور لوگوں کو سیدھا کر سکوں۔ چمن چھنگو نے کہا۔

تم اپنے آپ کو نبھانے کیا بھنے گئے ہو۔ اگر تم بادشاہ سلامت کے مہمان نہ ہوتے تو میں

دیکھتا کہ تم کتنے پانی میں ہو۔ محرم دیو نے غصے لہجے میں کہا۔
تجربہ! زبان سنبھال کر بات کرو ورنہ میں تمہیں ابھی جلا کر خاک کر دوں گا۔ بادشاہ سہت کو جھٹل آگیا۔

بادشاہ سلامت! اس نے براہ راست مجھے چیلنج کیا ہے۔ اب مجھے اس کا غرور توڑنا ہی پڑے گا۔ آپ مجھے اس سے مقابلے کی اجازت دیں۔ چمن چھنگو نے سخت لہجے میں کہا۔

سوچ لو چمن چھنگو! یہ بہت بڑا جادوگر ہے اتنا بڑا کہ تم اس کا تصور نہیں کر سکتے! بادشاہ نے ہنپکھاتے ہوئے کہا۔

بادشاہ سلامت! اگر آپ مجھے اس سے مقابلے کی اجازت دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ مقابلے میں جادو استعمال نہیں کروں گا۔ میں اپنی طاقت سے اس کا سرمہ بنا دوں گا! تجھ کو دیو نے فرما کہا۔
پلو اگر یہ جادو سے دستبردار ہوتا ہے تو میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ اس کے مقابلے میں اپنی پراسرار طاقتیں استعمال نہیں کروں گا صرف عقل سے ہی

س کے ہوش ٹھکانے لگاؤں گا! چمن چنگو نے کہا
 اہ! پھر تو مقابلہ واقعی دیکھپ ہوگا۔ میں نے
 چمن چنگو کی جرات، پھرتی اور بہادری دیکھی ہے
 اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تگڑم جادوگر بھی بچہ
 طاقتور، عیاد اور مکار ہے مگر بادشاہ سلامت کچھ
 کچھ کہتے رک گئے۔

آپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت! میں اور میرا
 ساتھی چنگو بندر اس کی تمام عیاری اور مکاری خاک
 میں ملا دیں گے: چمن چنگو نے جواب دیا۔
 ٹھیک ہے اگر تم راضی ہو تو مجھے کیا اعتراض
 ہو سکتا ہے؟ بادشاہ سلامت آخر کار راضی ہو گئے۔
 تگڑم دیو کے چہرے پر خوشی کی لہریں دوڑنے
 لگیں۔ وہ یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ اب
 وہ اپنے دوست کمان دیو کا اس سے انتقام لینے
 میں کامیاب ہو جائیگا۔

بادشاہ سلامت نے دربار عام میں چمن چنگو
 اور تگڑم دیو کے مقابلے کا اعلان کیا اور اس
 مقابلے کے لئے دوسرے روز جادوستان کے تمام دیو
 اور پریوں کو اکٹھے میں آنے کا حکم دیا تاکہ

سب اس دیکھپ مقابلے کو دیکھ سکیں۔ اس
 کے بعد بادشاہ سلامت نے دربار عام ختم کیا
 اور چمن چنگو اور اس کے ساتھیوں کو لے کر
 واپس شاہی محل میں آگئے۔

اندہ بیٹھا عجیب و غریب چیزیں رکھی ہوئی تھیں ،
 کہیں دھڑی کا سر پڑا تھا ، کہیں شیز کا پنچر ، کسی
 جگر رکھوں کی کھال لٹکی ہوئی تھی تو کسی کونے
 میں چمگادڑ دیوار سے چپٹی ہوئی تھی کمرے کے درمیان
 میں شیشے کا بنا ہوا ایک بہت بڑا گولہ پڑا
 ہوا تھا ۔

مگر دیو نے گولے کے قریب جا کر اس پر
 لائق پیرا اور پیر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر
 اس پر ہونک ماری ۔

ہونک مارتے ہی گولہ روشن ہو گیا اور اب گولے
 کے اندر لمبی اور سفید واڑھی والا ایک بونا کھڑا
 صاف نظر آ رہا تھا ۔ دوسرے لمے بونے کے ہونٹوں
 نے حرکت کی اور کمرے میں ایک باریک سی آواز
 گونج اٹھی ۔

کیا حکم ہے میرے آقا؟

شیشے کے بونے ! میں نے کہا دیو کے قاتل
 چھن چنگو سے مقابلے کی حامی بھری ہے اور یہ شرط
 جی قبول کرنا ہے کہ میں اس مقابلے میں جلد
 استعمال نہیں کروں گا ۔ مجھے بتاؤ کہ اس مقابلے کا انجام

مگر دیو دیوار عام سے اٹھ کر بیٹھا اپنے مکان
 میں گیا اور مختلف کمروں سے گزر کر وہ مکان
 کے آخری حصے میں موجود ایک بہت بڑے کمرے
 کے سامنے جا کر رک گیا ۔ اس کمرے کا دروازہ
 سبز رنگ کی کسی نامعلوم دھات کا بنا ہوا تھا اور
 دروازے کے عین درمیان میں ایک بہت بڑا
 پنچر بنا ہوا تھا جو دھات کے اندر کھلا ہوا
 تھا اور کافی گہرا تھا ۔

مگر دیو نے اپنا دایاں پنچر دروازے پر پرتے
 ہوئے پنچے کے اوپر رکھا اور ہاتھ کو زود سے
 دبا دیا ۔ دوسرے لمے دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا
 اور مگر دیو اندر داخل ہو گیا ۔ اس کمرے کے

یا ہوگا کیونکہ تم مستقبل کے بارے میں سب سے زیادہ جانتے ہو۔ تنگم دیو نے کہا۔

تنگم دیو! تم نے اس مقابلے کی حالی جبرک اپنی زندگی کی سب سے بڑی نعلی کی ہے اور میں چھنگو اس مقابلے میں فاتح ہوگا اور تم شکست کھا جاؤ گے؟ بونے کی آواز کرے میں گونجی اور تنگم دیو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں دوڑنا ہوا خون ساکت ہو گیا ہو۔ اس کا رنگ اڑ گیا۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو شیخے کے بونے؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک چھوٹا سا بچہ میرے جیسے طاقتور دیو کے مقابلے میں فتح پاسکے؟ تنگم دیو نے چیخ کر کہا۔

میرے آقا! یہ مقابلہ عقل اور طاقت کا ہے اور عقل ہمیشہ طاقت پر غالب آتی ہے۔ چھنگو تنگم سے زیادہ عقلمند ہے اس لئے اس کی فتح یقینی ہے۔ شیخے کے بونے نے جواب دیا۔

کوئی ترکیب ایسی ہو سکتی ہے جس سے میں یہ مقابلہ جیت جاؤں؟ تنگم دیو نے ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ پوچھا۔

ہونا چند لمبے خاموش رہا۔ میرے کچھ سوچ رہا ہو۔ پھر اس کی آواز کرے میں گونجی۔

میرے آقا! ایک ترکیب ایسی ہے جس سے کسی حد تک یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ تم اسے شکست دے سکو۔

وہ کونسی ترکیب ہے جلدی بتاؤ؟ میں نے ہر قیمت پر اس مقابلے کو جیتنا ہے ہر قیمت پر سمجھے بونے؟ تنگم دیو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے پوچھا۔

مگر اس ترکیب میں بھی سو فیصد فتح کا یقین نہیں ہے البتہ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ کسی حد تک تمہیں سہارا مل جائیگا، آگے تمہاری قیمت، شیخے کے بونے نے کہا۔

تم وہ ترکیب بتاؤ، باقی کام میں خود کروں گا۔ تنگم دیو نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

وہ ترکیب یہ ہے کہ جب مقابلہ ہو تو تم اپنے ملازم خاص چوٹنگ جادوگر کو اپنے ہمراہ رکھنا وہ اکھاڑے کے ایک کونے میں چھڑی پر انسانی کھوپڑی اٹھانے کھڑا رہے گا اور تم ایک خنجر کی نوک پر

نے جواب دیا۔
 تم فکر نہ کرو شیٹے کے بونے! یہ ترکیب
 برکت پر کامیاب رہے گی۔ تھوڑے دلوں نے خوشی
 سے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
 نے شیٹے کے گولے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور پھر گولہ
 تارک ہو گیا اور تھوڑے دلوں نے بڑے مطمئن انداز میں
 کمرے سے باہر نکل آیا۔

چنگاڑ کا خون لگا کر اپنے ساتھ رکھا۔ جب بھی
 نہیں موقع ملے یہ نخبز چھین چھنگو کی طرف پھینک
 دیتا جس وقت یہ نخبز چھین چھنگو کے جسم سے نکلنے
 پر جھک جاوے گا المیزن جاوے گا منتر پڑھ کر پھونکا
 جاوے گا اور اس کے ساتھ ہی یقین کرو چھین چھنگو
 کی عقل وقتی طور پر ماؤن ہو کر رہ جائے گی اور
 پھر تم بڑی آسانی سے اس پر قابو پا لو گے۔ شیٹے
 کے بونے نے تفصیل سے ترکیب بتاتے ہوئے کہا۔
 ”بہت خوب! بہت ہی اچھی ترکیب ہے، بس
 اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں اس نامراد لوہے
 کی بڑیوں کا سرمہ بنانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔
 بہت بہت شکریہ شیٹے کے بونے! تم نے لاجواب
 ترکیب بتائی ہے۔“ تھوڑے دلوں کو یہ ترکیب اتنی پسند
 آئی کہ وہ خوشی سے اچھلتے لگا۔
 مگر میری ایک بات یاد رکھنا میرے آقا! اگر
 یہ نخبز بروقت چھین چھنگو کے جسم کو نہ چھو سکا
 تو پھر یہ ترکیب ناکام ہو جائے گی اور اس کے
 بعد فیصلہ چھین چھنگو کی عقل اور تمہاری طاقت اور
 مکاری کے درمیان رہ جائے گا۔ شیٹے کے بونے

صلاحتیوں کے علاوہ چھن چنگو کے پاس کچھ بھی نہیں اور اگر چھن چنگو پراسرار صلاحیتیں استعمال نہیں کرتے گا تو پھر وہ آخر مقابلہ کس طرح کرے گا؟ سنگوم دیو کے مقابلے میں چھن چنگو کی حیثیت ہو گیا ہے وہ اگر چھن چنگو کو پکڑ کر منہی میں بند کرے تو چھن چنگو کی ہڈیاں سرمہ بن جائیں گی۔

چنگو بندہ آنکھیں بند کئے اسی سوچ بچار میں مصروف تھا کہ چھن چنگو کسے میں داخل ہوا۔ کیا سوچ رہے ہو دوست؟ آج تو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ ہو رہے ہو۔ چھن چنگو نے مسکراتے ہوئے چنگو بندہ سے کہا۔ اس کے لیے میں بلک سی شوخی نمایاں منہی۔

میں سوچ رہا ہوں کہ آخر ہماری موت ہی نہیں ہندوستان میں سے آئی ہے؟ چنگو بندہ نے بڑے نفسیانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں؟ چھن چنگو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

یہی تو مسئلہ ہے کہ تم کوئی بات سمجھتے نہیں میرا خیال ہے کہ ہمارے ساتھ سازش کی گئی ہے؟

شاہی محل میں جا کر بادشاہ نے ایک بار پھر چھن چنگو کو سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ اس مقابلے سے باز آجائے اور اگر ایسا ہو جائے تو وہ ابھی خفیہ طور سے انہیں واپس دنیا میں بھجوا سکتا ہے مگر چھن چنگو نے انکار کر دیا۔ مقابلے کے اعلان کے بعد جہاں وہ اب پہنچے ہیں وہاں سکتا تھا چنانچہ بادشاہ ناموش ہو گیا۔ اور پھر چھن چنگو اپنے کمرے میں آ گیا جہاں چنگو بندہ ایک طرف ناموش ہو گیا تھا۔ اسے چھن چنگو کے اس مقابلے کی شرائط کا علم ہو چکا تھا اور اسے یہ بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ بندہ بابا کی طرف سے دی گئیں پراسرار

لہجے کے انتخاب کے لیے نالت چھن چنگو پڑھی۔

پنگو بندر پھر سنجیدگی سے بولا۔
آج تمہیں کیا ہو گیا ہے پنگو؟ کیا الٹی سیدھی
ہائیں کر رہے ہو؟ کیسی سازش؟ چمن چنگو نے اس
پر غصے لہجے میں کہا۔

یہی مقابلے والی، اب دیکھو! اگر تم اپنی پراسرار
سوچتیں استعمال نہیں کرو گے تو اتنے بڑے اور
طاقتور مجرم دیو پر کیسے قابو پاؤ گے؟ نتیجہ ظاہر ہے
کہ اس نے ہم دونوں کا کچھر نکال دینا ہے۔ پنگو
نے کہا۔

مگر تم اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟ میں نے
یہ تو نہیں کہا کہ تم بھی اس مقابلے میں حصہ
لینا۔ تم آرام سے باہر بیٹھ کر تماشہ دیکھنا۔ اور اگر
مجھے کچھ ہو بھی گیا تو باوشاہ تمہیں ذمہ دم چادوگر
اور زلیخا کے ساتھ واپس دینا میں بھیج دے گا۔
چمن چنگو نے بڑا سا منہ بنا تے ہوئے کہا۔

کیا کہہ رہے ہو تم؟ جھلا یہ کیسے ممکن ہے
کہ تم مقابلہ کرو اور میں آرام سے بیٹھ کر تماشہ
دیکھوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ میں تمہارا دوست ہوں
اور کوئی بھی دوست دوسرے دوست کو مشکل کے

وقت نہیں چھوڑ سکتا: پنگو بند نے بڑا سا منہ
بناتے ہوئے کہا۔
یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم اس
مقابلے سے گھبرا کر رہے ہو۔ چمن چنگو نے تلخ
لہجے میں جواب دیا۔
میں اس مقابلے سے گھبرا نہیں رہا بلکہ تمہیں
یہ سمجھا رہا ہوں کہ یہ ہمارے خلاف ایک سازش
ہے تم اس مقابلے کے دوران ضرور اپنی پراسرار صلاحیتیں
استعمال کر کے اس سازش کو ناکام بنا دینا: پنگو نے
اُسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔
نہیں میرے دوست! میں ایسا نہیں کروں گا۔ میں
نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کروں گا۔ مگر تم گھبراؤ
نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ ہم ایک ظالم اور
مغرور دیو سے ٹکرا رہے ہیں۔ اللہ اللہ فتح ہماری
ہوگی۔ چمن چنگو نے اُسے دلاسا دیتے ہوئے کہا۔
وہ تو ٹھیک ہے مگر کیسے؟ پنگو بند ابھی
تک اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔
نہ اس طرح کہ ہم دونوں عقل استعمال کریں
گے اور مجرم دیو طاقت۔ ایس اتنی سی بات ہے:

خدا کرے انجام اچھا ہو۔ چلو آنا تو کرو
 کہ بندہ بلا سے اس مقابلے کے بارے میں بات
 کرو۔ ہو سکتا ہے وہ کوئی اچھا مشورہ دیں جو
 ہمارے لئے مفید ثابت ہو۔ چنگو بند نے سر
 ہلاتے ہوئے کہا۔

اوہ! تم نے یہ بات واقعی عقل والی کی
 ہے۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہیں آیا تھا
 میں ابھی بندر بابا سے بات کرتا ہوں۔ چمن چنگو نے
 چرتکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کیں
 اور دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا اور پھر
 چند لمحوں بعد بندر بابا کی آواز اس کے کانوں
 سے نکلائی۔

کیا بات ہے چمن چنگو؟
 چمن چنگو نے جادوستان اور منگروم دیو سے مقابلے
 اور شرائط کے متعلق تفصیل سے بندر بابا کو بتایا۔
 بول! تم نے اس مقابلے کا چیلنج قبول کر کے
 اچھا کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تم
 میں خود اعتمادی پیدا ہو گئی ہے۔ غور کرنے والا
 بھی ظالم ہوتا ہے اور تہمداری زندگی کا مقصد ہی

چمن چنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 پلو ٹھیک ہے۔ اگر تم بعد ہی ہو تو ٹھیک
 ہے۔ آخر کار چنگو بندہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 دیکھو چنگو! اس مقابلے کے دوران ہمیں اپنی
 آنکھیں کھلی رکھنی ہوں گی۔ ہم نے یہ بات ثابت
 کر دینی ہے کہ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔ بس
 جس قدر پھرتی سے کام لے سکو لینا۔ باقی میں خود
 سنبھال لوں گا۔ چمن چنگو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا
 کیا تم اپنے ہاتھ میں کوئی ہتھیار بھی نہیں رکھو
 گے؟ خالی ہاتھ لڑو گے۔ چنگو نے اچانک ایک نیپال
 کے تحت پوچھا۔

چنگو! تم جانتے ہو کہ میرا عمر کم ہے
 پھر میرا قد بُت بھی چھوٹا ہے اب میں کونسا
 ایسا ہتھیار استعمال کروں جسے میں چلا بھی سکوں
 اور جو منگروم دیو کو نقصان بھی پہنچا سکے۔ ظاہر
 ہے ایک چاقو کے ذریعے تو اتنے بڑے دیو
 کو ہلاک نہیں کیا جاسکتا۔ بس ہمارے ہتھیار عقل
 اور پھرتی ہوگی۔ چمن چنگو نے مسکراتے ہوئے جواب
 دیا۔

ظالموں کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس لئے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس مقابلے میں کامیاب کرے۔ بندربابا نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ کیا کہا ہے بندربابا نے؟ چھن چھنگو کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر پنگو بندر نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

”انہوں نے ہماری فتح کے لئے دعا کی ہے۔ چھن چھنگو نے مکرانے ہوئے کہا۔ بس پھر ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین ہے کہ ہم یہ مقابلہ جیت جائیں گے۔ پنگو بندر نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

پلو شکر ہے تمہاری تسی تو ہوئی۔ اچھا اب میں سوتا ہوں تاکہ صبح پاق و چونبد ہو کر مقابلہ کر سکوں۔ چھن چھنگو نے بستر پر لیٹتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد وہ گہری نیند سوچکا تھا۔

صبح ہوتے ہی جادوستان کے بڑے اکھاڑے میں تمام دیو اور پریاں جمع ہونا شروع ہو گئیں۔ اکھاڑے کے ایک طرف ایک کانی بڑا اور خوبصورت خیمر نصب تھا جس میں شاہی کرسی رکھی ہوئی تھی اور اس خیمر کے دونوں اطراف میں اور اکھاڑے کے چاروں طرف کرسیاں موجود تھیں جن پر دیو اور پریوں نے بیٹھا تھا۔

جادوستان کے رواج کے مطابق شاہی خیمر کے دائیں ہاتھ پر صرف دیو بیٹھتے تھے اور بائیں ہاتھ پر صرف پریاں۔

مقابلے میں ابھی کچھ دیر تھی مگر جادوستان کے تمام دیو اور پریاں اکھاڑے میں پہنچ چکے تھے۔

نہیں! ہم دونوں شروع سے اکٹھے رہے ہیں
اس لئے ہم دونوں اکٹھے ہی مقابلہ کریں گے۔ چمن چنگو
نے جواب دیا۔
تو پھر مجھے بھی اجازت دی جائے کہ میں
بھی اپنے ساتھ ایک ساتھی رکھ لوں۔ تکریم دیو
نے کہا۔

ٹھیک ہے تم رکھ سکتے ہو، مگر یہ بات یاد
رکھنا کہ تم جادو استعمال نہیں کر سکتے: چمن چنگو
نے کہا۔

ٹھیک ہے! میں جادو استعمال نہیں کرؤنگا اور
میں ہی میں اپنے ساتھی کو باقاعدہ مقابلے میں
لاؤں گا وہ صرف اکھاڑے کے کونے میں کھڑا
رہے گا۔ تکریم دیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اجازت ہے! بادشاہ سلامت نے ہاتھ اٹھا کر
کہا اور تکریم دیو نے پڑھنا جادوگر کو اپنے ساتھی
کے طور پر بلایا۔

پڑھنا جادوگر کے سر اور داڑھی کے بال بہت
بڑے تھے۔ اس نے ہاتھ میں ایک لاشی
پڑھنا ہوئی تھی جس کے سر پر ایک انسانی کھوپڑی

پھر شاہی نقارہ بجا اور بادشاہ سلامت چلے گئے
والی خوبصورت بگھی میں سوار ہو کر اکھاڑے میں پہنچ
گئے۔ چمن چنگو اور پنگو بند بادشاہ والی بگھی میں
اسی سوار ہو کر آئے تھے جبکہ ڈم ڈم جادوگر اور
اس کی بیٹی زینخا پھلی بگھی میں سوار ہو کر اکھاڑے
میں پہنچے۔

بادشاہ سلامت نیچے کے اندر شاہی کرسی پر
اگر بیٹھ گئے اور ان کے دو آدم زاد ملازم جو
ان کے ہمراہ ہی بگھی پر آئے تھے۔ مورچیل سنال
کہ بادشاہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے
تکریم دیو بھی پھینکا ہوا اکھاڑے میں آیا اور
زور زور سے نعرے مارنے لگا۔

نکالو اس بے کو، میں دیکھتا ہوں کہ یہ کتنے
پانی میں ہے۔ تکریم دیو نے کہا۔

اسی لمحے اکھاڑے کی دوسری طرف سے چمن چنگو
اور پنگو بند اکھاڑے میں آ گئے۔

بادشاہ سلامت! میرے مقابلے میں یہ دو ہیں
جبکہ مقابلے ایک سے طے ہوا تھا۔ تکریم دیو نے
بادشاہ سلامت سے مخاطب ہو کر کہا۔

رکھی ہوئی تھی۔ وہ اُسے اٹھائے اکھاڑے کے ایک
 کونے میں کھڑا ہو گیا۔
 'مقابلہ شروع کیا جائے' بادشاہ سلامت نے حکم
 دیتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی 'تگڑم دیو اور چھین چنگو' کے
 اکھاڑے میں آمنے سامنے آگئے اور پھر اس سے
 پہلے کہ 'تگڑم دیو کوئی حرکت کرتا، پنگو بندر نے
 اپنی جگہ سے حرکت کی اور پھر بجلی کی سی تیزی
 سے اڑتا ہوا سیدھا 'تگڑم دیو کے منہ سے ٹکرایا
 اور اس نے پوری قوت سے اس کی آنکھوں پر
 پنجہ مار دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ چھلانگ
 مار کر ایک طرف ہٹ گیا۔ 'تگڑم دیو کے منہ
 سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور اس کے ساتھ
 اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ
 لئے اور عین اسی لمحے چھین چنگو تیزی سے
 میں آیا اور اس نے پوری قوت سے 'تگڑم
 پر چھلانگ لگائی اور پھر اس سے پہلے کہ 'تگڑم
 سنبھلا، چھین چنگو نے اس کی دونوں بڑی بڑی
 دونوں ہاتھوں سے پکڑیں اور پوری قوت سے

دیا اور پھر اچھل کر ایک طرف ہو گیا۔
 'تگڑم دیو کے منہ سے بے اختیار چیخیں
 گئیں۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے چھین چنگو
 پکڑنے کی کوشش کی۔ مگر چھین چنگو تو بجلی بنا ہو
 تھا وہ بھلا 'تگڑم دیو کے ہاتھ کیسے آتا۔
 'تگڑم دیو جھلا کر چھین چنگو کے پیچھے بھاگ پڑا
 مگر چھین چنگو بہت تیز دوڑ رہا تھا۔ پھر جیسے
 ہی 'تگڑم دیو آگے بڑھا، پنگو بندر نے چھلانگ لگائی
 اور اچھل کر 'تگڑم دیو کے کانڈھے پر چڑھ گیا
 اور اس نے پوری قوت سے 'تگڑم دیو کے گھبے
 سر پر پھینک دی اور پھر اچھل کر نیچے اتر گیا۔
 'تگڑم دیو جلدی سے پٹا اور اس بار وہ پنگو
 کو پکڑنے کے لئے بھاگ پڑا۔ مگر پنگو بندر جیسا
 چست و چالاک بندر بھلا اس کے قابو کہاں آتا
 تھا۔ اور پھر عین اسی لمحے 'تگڑم دیو پر ایک
 اور قیامت ٹوٹ پڑی چھین چنگو 'تگڑم دیو کے منہ
 ہی اس کے پیچھے بھاگا اور پھر اس سے پہلے
 کہ وہ سنبھلا، چھین چنگو نے آگے بڑھ کر اس کی
 ایک ٹانگ کو پکڑ کر نذر سے جھکا دیا اور

ہی اس کی گرفت چھن چنگو کے ہاتھ پر کڑو
 چھن چنگو نے اپنا ہاتھ چھڑانے کے
 لئے زور سے جھٹکا دیا اور اسی جھٹکے میں
 عین اسی لمحے نجنر کی نوک تنگوم دیو کی کلائی
 میں گھستی چلی گئی جس لمحے چوشک جادوگر نے
 منتر مکمل کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو
 وار وہ چھن چنگو پر کرنا چاہتے تھے وہی وار
 تنگوم دیو پر اٹ گیا اور تنگوم دیو یوں بے حس و
 حرکت ہو گیا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی
 ہو اور دوسرے لمحے چھن چنگو نے پوری قوت
 سے نجنر عین تنگوم دیو کے دل پر مار دیا۔ اور
 نجنر تنگوم دیو کے سینے میں گھستا پہلا گیا اور
 تنگوم دیو چیمیں مار کر اکھاڑے کی ایک طرف دوڑنے
 لگا۔ اس نے ایک جھٹکے سے نجنر باہر نکال لیا
 مگر اس کے ساتھ ہی خون کا فوارہ اٹھ پڑا۔
 تنگوم دیو نے ہتھیل سے خون بند کرنے کی
 کوشش کی مگر بے سود، خون انتہائی تیزی سے نکل
 رہا تھا۔ اور تنگوم دیو کی حرکات سست ہوتی
 جا رہی تھیں۔ اور اس کا ذہن اس قدر ماؤف

پکا تاکہ وہ اب بھی اپنے وار میں کامیاب
 ہو جاتے اور خود ہی نجنر کی نوک کو چھن چنگو
 کے جسم سے ٹکرا دے اور چوشک جادوگر جادو
 کا منتر پڑھ لے اور اس طرح وہ چھن چنگو کا
 ذہن ماؤف کر کے اس پر قابو پالے۔

تنگوم دیو نے اس بار کچھ اس قدر پھرتی
 دکھائی کہ اس سے پہلے کہ چھن چنگو یہ نجنر
 تنگوم دیو کو مارا۔ تنگوم دیو کے سر پر پہنچ
 گیا اور اس نے ایک ہاتھ سے چھن چنگو کی
 گردن پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے چھن چنگو کا
 وہ ہاتھ پکڑ لیا جس میں اس نے نجنر مقام
 رکھا تھا اور پھر ایک جھٹکا دیکر نجنر کی نوک
 کو چھن چنگو کے جسم کی طرف موڑ دیا اور عین
 اسی لمحے چوشک جادوگر نے جادو کا منتر پڑھنا
 شروع کر دیا۔ مگر اس سے پہلے کہ چوشک جادوگر
 منتر پڑھتا۔ چنگو بندر نے چھلانگ ماری اور پوری
 قوت سے تنگوم دیو کے اس ہاتھ پر جا گرا جس
 سے اس نے چھن چنگو کی گردن پکڑی ہوئی تھی
 اور تنگوم دیو کا خیال بدل گیا۔ اس کے ساتھ

بادشاہ سلامت کا فرمان ہے کہ اب نہیں اور
ہمارے لوگ ضرور آئیں وہ شاہی مہمان ہوں گے
اسی فوجی نے کہا۔

اور پھر بادشاہ سلامت ہاتھ ملاتے ہوئے وہیں
کار میں سوار ہو گئے۔

چلوک ٹولک اور ڈمبالو گلاب شہزادی کو لیکر
جنگل کی طرف بڑھنے لگے۔ گلاب شہزادی بیحد خوش
تھی اور بار بار ان کا شکریہ ادا کر رہی تھی اور
پھر دو روز بعد وہ شہزادی کے شہر میں پہنچ گئے
بادشاہ نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پورے
شہر میں جشن کا اعلان کر دیا۔ لوگ بھی شہزادگی
کی آمد پر بے حد خوش ہوئے۔

تین چار روز تک گلاب شہزادی کے مہمان رکھ
چلوک ٹولک نے ان سے اجازت مانگی اور
پھر تمام شہر کے لوگ گلاب شہزادی اور بادشاہ سمیت
انہیں شہر کے دروازے پر الوداع کہنے کے لئے
آئے۔

چلوک ٹولک خوش تھے کہ انہوں نے ایک
منظوم کی مدد کی ہے اور ڈمبالو اس لئے خوش

تھا کہ اب وہ نئے شہر میں جا کر خوب اچھی
طرح موزسائیکل پلائے گا۔ اُسے یہ سواری بے حد
پسند آئی تھی۔

موسک! اس بار مجھے وہ زمینی باد ضرور دکھانا
یہ تو بہت ہی اچھا باد ہے۔ ڈمبالو نے موسک
سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہاں ہاں ضرور! موسک نے مسکراتے ہوئے کہا
اور چلوک بھی ہنس پڑا۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا
کہ جب ڈمبالو کو پھول دکھا کر کہا جائے گا کہ
یہ زمینی باد ہے تو ڈمبالو ان سے ضرور لڑے
گا کہ وہ اس کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔

مضمون ختم شد

پراسرار طاقتوں کے مالک چمن چنگو کا ایک اور حیرت انگیزہ کا نام

چمن چنگو اور شیطان بوٹھا

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- + شیطان بوٹھا جس نے اپنی شیطانی حرکتوں سے اُدھم برپا کر رکھا تھا۔
- + چمن چنگو نے شیطان بوٹھے سے ٹکرانے کا فیصلہ کر لیا۔
- + چمن چنگو کی پراسرار طاقتیں شیطان بوٹھے کا کچھ بھی نہ بچا سکیں۔ کیوں؟
- + باگو نہ چمن سے زیادہ خوفناک۔ شیطان بوٹھے نے بالآخر
- + چمن چنگو کو شکست تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا۔
- + کیا واقعی چمن چنگو نے شکست تسلیم کر لی؟
- + انتہائی دلچسپ اور خوبصورت ترین ناول
- + شائع ہو گیا ہے۔
- + آج ہی سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پبلشرز، بجیلرز پاک گریٹ ملتان